عقیدہ ختم نبوت

افادات

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
متکلم اسلام

مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت

افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ختم نبوت کا معنیٰ و مفہوم:

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے انبیاء ورسل علیہم السلام کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا اس کا اختتام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت پر فرمایا۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی کا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے جو انبیاء ورسل علیہم السلام کی تعداد متعین تھی وہ تعداد حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے پوری ہو چکی ہے اب کسی ایسے نبی کی نبوت کا قائل ہونا جس سے تعداد میں اضافہ ہو یہ ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی ہے اور کفر ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیتیں:

1. عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اگر کسی انسان کا اس پر ایمان نہ ہو یا اس عقیدہ کے بارے میں معلوم نہ ہو تو ایسا شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف ابن نجیم الحنفی رحمہ اللہ (المتوفی:970ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا لَمْ يَعْرِفْ أَنَّ مُحَمَّدًا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ لِأَنَّهُ مِنَ الضَّرُوْرِيَاتِ۔

(الاشباہ والنظائر: ج1 ص215 کتاب السیر)

ترجمہ: جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

2. عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم کی تقریباً ایک سو آیات میں بیان کیا گیا ہے۔
3. عقیدہ ختم نبوت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سے زائد احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔
4. عقیدہ ختم نبوت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے آثار میں بیان کیا گیا ہے مزید یہ کہ ان حضرات نے ہر طرح کی قربانی دے کر اس عقیدہ کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ اس طرح کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی حیات مبارکہ کے زمانہ میں جو جنگیں لڑی گئیں ان میں شہید ہونے والے "شہدائے نبوت" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد 259 ہے جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب اور اس کی قوم کے خلاف ہونے والی جنگ میں "شہدائے ختم نبوت" کی تعداد تقریباً 1200 ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

5. عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے واقعہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

امام یوسف بن عبد اللہ المعروف ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 463ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلٰى مُسَيْلمةَ الْكَذَّابِ بِالْيَمَامَةِ فَكَانَ مُسَيْلِمَةُ إِذَا قَالَ لَهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَإِذَا قَالَ لَهُ أَتَشْهد أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ قَالَ أَنَا أَصَمّ لَا أَسْمَعُ فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَقَطَعَهُ مُسَيْلِمَةُ عُضْوًا عُضْوًا وَمَاتَ شَهِيْدًا

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: ترجمہ حبیب بن زید رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے علاقہ میں مسیلمہ کذاب کے پاس بھیجا۔ مسیلمہ کذاب نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی گواہی دیتے ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی بالکل۔ مسیلمہ کذاب نے پوچھا کہ کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کو سننے سے بہرہ ہوں۔ مسیلمہ کذاب نے کئی بار یہی سوال کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی جواب دیا۔ بالآخر مسیلمہ کذاب نے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور آپ اسی حالت میں شہید ہوئے۔

:6 عقیدہ ختم نبوت ان عقائد میں سے ایک ہے جن پر امت ہمیشہ سے متفق چلی آ رہی ہے اور ہمیشہ متفق ہی رہے گی یعنی اس پر امت کا اجماع موجود ہے۔

امام نور الدین ملا علی قاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 1014ھ) فرماتے ہیں:

دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ.

(شرح الفقہ الاکبر: ص202)

ترجمہ: ہمارے نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے اس بات پر اجماع ہے (یعنی امت محمدیہ کے تمام مسلمان متفق اور متحد ہیں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں)۔

:7 فقہائے امت میں سے امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 150ھ) فتویٰ کفر میں بہت زیادہ محتاط تھے آپ رحمہ اللہ حتی الامکان لوگوں کو کفر سے بچانے کی فکر کرتے تھے، لیکن اس عقیدہ کے بارے جو امام صاحب رحمہ اللہ کا موقف ہے اس سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا دعویٰ کرے اور کوئی بندہ اس نیت سے اس سے دلیل کا مطالبہ کرے کہ اگر یہ دلیل دے گا تو اسے نبی مان لوں گا تو امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ "

(الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان: فصل 23، 22 ص 103)

ترجمہ: جس نے مدعی نبوت سے دلیل مانگی تو وہ کافر ہو جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوت کی برکات:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کاعقیدہ جس طرح بڑی اہمیت اور بڑی فضیلت والا عقیدہ ہے۔اسی طرح اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کاعقیدہ کئی ایک برکات کا مجموعہ ہے۔رب العالمین نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے اس امت کو بے شمار نعمتیں، سہولتیں اور آسانیاں عطا فرمائی ہیں۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

قرآن کریم محفوظ:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی آسمانی کتابیں یا صحیفے اتارے ہیں ان میں سے کوئی کتاب بھی اپنی اصلی شکل وصورت میں امتوں کے پاس محفوظ نہیں ہے بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں کئی قسم کی تبدیلیاں، تحریفیں اور ترمیمیں کی گئی ہیں لیکن مسلمان ایسے خوش قسمت لوگ ہیں کہ رب العالمین نے جو ان کی آسمانی کتاب قرآن کریم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دی حضرت جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے 23 سال کے عرصے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اتاری اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محنت کر کے ایک جگہ پہ جمع کر کے لکھوائی اور امت کے سپرد کی۔آج ہمارے پاس اس قرآن کریم کے 30 پارے، 114 سورتیں، 6 ہزار سے زائد آیات اور ان آیات کے الفاظ اور ان آیات کے حروف ایک ایک چیز محفوظ ہے۔

پہلی آسمانی کتابوں کے محفوظ نہ ہونا اور قرآن کریم کے محفوظ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ پہلے انبیاء چونکہ صرف نبی تھے ان کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری تھا تو آسمانی کتاب کی حفاظت کی ضرورت ہی نہ تھی۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی ہمیشہ کے لیے حفاظت کا بندوبست نہیں فرمایا۔اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اور اسباب کے درجہ میں افراد کے ذریعے اس کی حفاظت کروائی ہے۔اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانا جائے اور عقیدہ ختم نبوت کو کامل اور مکمل نہ سمجھا جائے تو آج ہمارے پاس قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں محفوظ نہ ہوتا۔

حدیث، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ:

امت محمدیہ کے پاس حضور علیہ السلام کی حدیث مبارک، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں اور تعلیمات کا محفوظ ہونا ہے۔

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے کسی بھی نبی کی تعلیمات محفوظ نہیں ہیں کسی نبی کے فرامین ان کی امتوں کے پاس محفوظ نہیں ہیں کسی نبی کی عبادات ان کی امت کے پاس محفوظ نہیں ہے اس لیے کہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سلسلہ نبوت جاری تھا اس لئے ان کے فرامین کی حفاظت کی کی ضرورت نہیں تھی، تعلیمات کے محفوظ رہنے کی ضرورت نہیں تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی ہیں اس لئے امت محمدیہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات محفوظ، امت محمدیہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت محفوظ، امت محمدیہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث محفوظ امت محمدیہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات محفوظ بلکہ اس سے بھی بڑھ کے پہلی امتوں کے پاس تو ان کے نبیوں کی عبادتیں، ان کے نبیوں کی تعلیمات

اور فرامین محفوظ نہیں ہیں ہمارے پاس اللہ کے نبی کی عادات بھی محفوظ ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے ساتھ ساتھ آپ کے اشارات بھی محفوظ ہیں اگر امت کے پاس یہ ساری چیزیں محفوظ ہیں تو یہ برکت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی ہے۔

سیرت نبویہ ﷺ محفوظ:

گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کے مکمل حالات ان کی امت کے پاس مستند ذرائع سے محفوظ نہیں۔ جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، بچپن، لڑکپن، جوانی، نکاح، تجارت، ہجرت، غزوات وفتوحات، حلیہ مبارک وغیرہ سب کچھ امت کے پاس محفوظ ہے۔ جس کی تفصیل میری کتابیں "سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور زبدۃ الشمائل" میں موجود ہے۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی نہ ہوتے تو آپ کی سیرت بھی محفوظ نہ ہوتی۔ امت محمدیہ کے پاس رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا محفوظ ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت ہے۔

اجماع امت:

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام جو کہ صرف نبی تھے ان کی نبوت کے بعد نبوت تھی اور ان کی نبوت زمانہ کے اعتبار سے، مکان کے اعتبار سے، افراد کے اعتبار سے محدود تھی نبی کے جانے کے بعد کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو سلسلہ وحی کے جاری ہونے کی وجہ سے امت کو اجماع کی ضرورت نہیں تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت زمانے کے اعتبار سے، مکان کے اعتبار سے، افراد کے اعتبار سے غیر محدود ہے، آپ کی نبوت کے بعد نبوت نہیں قیامت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا سلسلہ نہیں ہے تو رب العالمین نے اس امت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے اجماع جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔

اجتہاد واستنباط:

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں کے پاس اجتہاد کی نعمت نہیں تھی بلکہ نبی کی نبوت کا دائرہ محدود ہونے کی وجہ سے اللہ پاک نے ان کے تمام مسائل کے حل کے لئے وحی کو کافی سمجھا اس لئے کہ افراد بھی محدود ہیں افراد کے مسائل بھی محدود ہیں وحی کے ذریعے مسائل کو حل کیا جاسکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لئے اللہ پاک نے ختمِ نبوت کی برکت سے اس امت کو اجتہاد، استنباط، قیاس، مجتہدین، مستنبطین، فقہاء اور علماء کی نعمت عطا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات ارشاد فرماتے ہیں امت اس ایک حدیث مبارک سے سینکڑوں، ہزاروں کی تعداد میں مسائل حل کرتی ہے۔ اس امت کے پاس اگر اجتہاد کی نعمت موجود ہے امت کے پاس امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ جیسا مجتہد اعظم موجود ہے، حضرت امام مالک رحمہ اللہ، حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسے عظیم مجتہدین اور فقہاء موجود ہیں جن کے اجتہاد، استنباط اور فقہ کو، ان کی اجتہادی صلاحیتوں کو تسلیم کر کے امت ان پر عمل پیرا بھی ہوتی ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تیمم کا جواز:

اللہ رب العزت نے اس امت کو طہارت کے معاملے میں سہولت اور آسانی عطا فرمائی ہے وہ اس طرح کہ پہلی امتیں جب عبادت کرتیں تو عبادت کے لیے پاکی ضروری اور پاکی کے لئے پانی کا استعمال کرنا ضروری تھا۔ اس امت کے لئے سہولت یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس پانی موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر کسی بیماری، سفر وغیرہ کی وجہ سے پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو تو وہ پاک مٹی سے یا مٹی کی جنس کسی اور چیز سے تیمم کرلے تو جیسے پانی استعمال کرنے سے جسم پاک اور عبادت کرنا جائز ہوتا ہے اسی طرح تیمم کرنے سے اللہ جسم کو بھی پاک فرمادیتے ہیں اور عبادت کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ اس امت کو اگر تیمم والی سہولت ملی ہے تو یہ برکت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی ہے۔

عبادت گاہ کی وسعت:

پہلی امتیں اگر عبادات کرتیں تو عبادت کے لیے خاص جگہیں مقرر تھیں اگر وہاں عبادات کرتے تو عبادت ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے امت کو یہ سہولت ملی کہ اللہ پاک نے پوری زمین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے عبادت گاہ بنادیا۔ دنیا کے کسی خطے میں چلے جائیں کسی جگہ پر چلے جائیں نماز کا وقت ہو جائے لیکن مسجد موجود نہیں ہے عبادت کرنی ہے کسی بھی جگہ پر کھڑے ہو کر عبادت کرو گے تو اللہ تمہاری نماز کو قبول فرمائیں گے۔ روئے زمین کو سجدہ گاہ بنانا، امت کو اس سہولت کا ملنا برکت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی ہے۔

پردہ پوشی:

پہلی امتوں نے اللہ تعالی کی کیا نافرمانی کی؟ کیسے کی؟ یہ امت ان کے گناہوں پر مطلع ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت دیکھیئے آج یہ امت جو گناہ کرتی ہے کوئی امت ان کے گناہوں پر مطلع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ یہ آخری امت ہے اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی کو نبی مانا جائے تو پھر جیسے ہم پہلے امتوں کے گناہوں پر مطلع ہیں بعد والے ہمارے گناہوں پر مطلع ہوں گے آج اگر ہمارے گناہوں پر پردہ ہے یہ برکت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت کی ہے۔

برزخ کا زمانہ:

اس امت برزخ کا زمانہ تمام امتوں کے برزخ کے زمانے سے کم ہے پہلی امتوں کے قبر کا زمانہ لمبا ہے کیونکہ وہ امتیں جب پہلے گزری ہیں، ان پر موت پہلے آئی ہے تو ان کا برزخ کا زمانہ بھی طویل ہو گا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے اس امت کا برزخ کا زمانہ سب سے کم ہے اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مزید کسی نئے نبی کو مانا جائے، کسی نئی امت کو مانا جائے تو پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ختم ہو جائے گی اور اس امت کا برزخ کا زمانہ بعد والی امت سے بڑھ جائے گا۔ اگر اس امت کے برزخ کا زمانہ پہلے تمام امتوں سے کم ہے تو یہ برکت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اسم محمد اور ختم نبوت:

مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1385ھ) فرماتے ہیں:

"شیخ اکبر رحمہ اللہ یہاں ایک اور عجیب نکتہ لکھ گئے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے جب ہم کھاپی کر فارغ ہو جاتے ہیں تو خدا کی حمد کرتے ہیں، جب سفر ختم کر کے واپس گھر آتے ہیں تو خدا کی حمد کرتے ہیں اسی طرح جب دنیا کا طویل و عریض سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو خدا کی حمد کریں گے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ {دیکھو روض الانف ج1 ص106} اس دستور کے مطابق مناسب ہے کہ جب سلسلہ رسالت ختم ہو تو یہاں بھی آخر میں خدا کی حمد ہو اس لئے جو نبی سب سے آخر میں آئے ان کا نام محمد رکھا گیا۔"

(ترجمان السنۃ: ج1 ص408)

وصف رسالت اور ختم نبوت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل علیہم السلام گزرے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی نمایاں وصف تھا جس کی وجہ سے وہ نبی اسی خاص لقب سے مشہور ہوئے۔ مثلاً:

حضرت آدم علیہ السلام...... صفی اللہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام...... خلیل اللہ۔

حضرت ادریس علیہ السلام...... نبی اللہ۔

حضرت یوسف علیہ السلام...... صدیق اللہ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام...... کلیم اللہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام...... روح اللہ۔

ان میں سے کسی نبی اور رسول کے کلمہ کا دوسرا جزء "رسول اللہ" نہیں تھا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں وصف رسالت نمایاں ہونے کی وجہ سے کلمہ طیبہ کا دوسرا جزء "محمد رسول اللہ" ہے۔

اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ رسول کے ذمہ دو کام ہیں۔

1: اللہ پاک سے علم و عمل لینا۔

2: مخلوق کو علم و عمل دینا۔

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ پاک سے لیا بھی ہے اور اپنی اپنی امت کو دیا بھی ہے مگر اس لینے اور دینے کی ایک حد تھی جس کے بعد لینے اور دینے کے مکانات اور مقامات دونوں باقی تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ لینے اور دینے کے مکانات بھی ختم ہیں اور مقامات بھی ختم ہیں اس لئے آپ کا نمایاں وصف رسالت ہونے کی وجہ سے کلمہ کا دوسرا جزء "رسول اللہ" رکھا گیا۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

سفر معراج اور ختم نبوت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امتیازی اعزاز اعطا فرمائے ان میں سے ایک اعزاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر معراج ہے۔ جس میں آپ کو رات کے ایک لمحہ میں مکہ مکرمہ سے عرش معلیٰ تک کا سفر کرایا اس سفر کی حکمت بیان کرتے ہوئے شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”آپ کو اس قدر اونچا کیا کہ افضل الملائکۃ المقربین یعنی جبریل بھی پیچھے اور نیچے رہ گئے اور ایسے مقام تک سیر کرائی کہ جو کائنات کا منتہیٰ ہے یعنی عرش عظیم تک جس کے بعد اب اور کوئی مقام نہیں۔ اسی وجہ سے بعض عارفین کا قول ہے کہ عرش تک سیر کرانے میں ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تمام کائنات عرش پر ختم ہو جاتی ہیں۔ کتاب وسنت سے عرش کے بعد کسی مخلوق کا وجود ثابت نہیں، اسی طرح نبوت ورسالت کے کمالات آپ پر ختم ہیں۔“

(سیرت المصطفیٰ: ج1، ص289،288)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عقیدہ ختم نبوت کے دلائل

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا عقیدہ قرآن کریم کی کئی آیات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

قرآنی آیات

آیت نمبر 1:

وَ الَّذِینَ یُؤمِنُونَ بِمَآ اُنزِلَ اِلَیکَ وَ مَآ اُنزِلَ مِن قَبلِکَ وَ بِالاٰخِرَۃِ ہُم یُوقِنُونَ ﴿۴﴾

(سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 4)

ترجمہ: متقین وہ ہیں جو آپ پہ اتاری جانے والی وحی پر بھی ایمان لاتے ہیں اور جو آپ سے پہلے (آسمانی صحائف وکتب) اتاری گئی اس پر بھی ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔

استدلال:

اللہ تعالی کی طرف سے نازل کی جانے والی سابقہ کتب میں طرز یہ ہے کہ جہاں ایک طرف امت کے لئے احکام، سابقہ انبیاء کے کارنامے ذکر کئے تو وہاں دوسری طرف اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارات، حالات وواقعات کو اس طرح ذکر کیا کہ علماء سابقین اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اولادوں کی طرح پہچانتے تھے۔ اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو سنت اللہ کے مطابق قرآن وحدیث میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کے حالات وواقعات کے ساتھ ساتھ بعد میں آنے والے نبی کی علامات نام وغیرہ مذکور ہوتے تاکہ امت کو اس نبی پہ ایمان لانے میں دشواری نہ ہو۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو پہلے انبیاء کی بنسبت بعد والے نبی کا تذکرہ زیادہ اہم ہے اس لئے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اجمالی ایمان کافی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے وہ سب برحق ہیں، ان کی لائی ہوئی شریعت اپنے اپنے دور میں نجات کا ذریعہ تھی جبکہ بعد میں آنے والے نبی پہ تفصیلی ایمان لانا اور ان کی لائی ہوئی شریعت پہ اعتقاد رکھنا اور عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بنسبت بعد والوں کا تذکرہ زیادہ ضروری ہوتا ہے اب قرآن کریم میں " مِنۡ قَبۡلِکَ " فرمانا اور "من بعدک" نہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ شفیق ومہربان پیغمبر نے اپنے بعد آنے والے اہم فتنوں سے امت کو آگاہ فرمایا، ان سے بچنے کی صورتیں بتائیں، امت کی راہنمائی کے لئے حضرات صحابہ کرام بالخصوص حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے طریقے پہ چلنے کا حکم فرمایا، نئے پیش آنے والے مسائل میں فقہاء عظام اور علماء کرام کی طرف رجوع کا حکم دیا، احادیث مبارکہ میں مختلف الفاظ سے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی پیش گوئی دی، حضرت امام محمد مہدی علیہ الرضوان کے پیدا ہونے، نام، والدہ کا نام، خلافت وغیرہ

کے بارے بتایا، قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، دجال کو قتل کرنا، یہودیت وعیسائیت کو ختم کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا، نکاح کرنا، روضہ رسول پہ حاضر ہو کے سلام عرض کرنا، وفات جائے مدفن وغیرہ تفصیل سے بیان فرمایا جن کا تذکرہ احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی راہنمائی کے لئے یہ سب کچھ کیا لیکن کسی ایک حدیث میں بھی اشارتاً یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد فلاں نام کا آدمی فلاں علاقے میں فلاں زمانہ میں نبی بن کر آئے گا جس پہ ایمان لانا ضروری ہو گا بلکہ اس کے برعکس چند مدعیان نبوت کے بارے آگاہ فرمایا کہ کچھ لوگ خود کو نبی سمجھیں گے حقیقت میں وہ کذاب اور دجال ہوں گے۔ اس سے صراحتاً ثابت ہوا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی تاویل وتخصیص کے اللہ کے آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت کی ضرورت نہیں۔

آیت نمبر 2:

وَ اِذ اَخَذَ اللہُ مِیثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیتُکُم مِّن کِتٰبٍ وَّحِکمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُم رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُم لَتُؤمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنصُرُنَّہٗ

(سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 81)

ترجمہ: اور جب اللہ نے تمام نبیوں سے یہ عہد لیا کہ جو میں تمہیں کتاب وحکمت دوں اس کے بعد تمہارے پاس ایک رسول آجائے جو تمہارے پاس موجود کتاب وشریعت کی تصدیق کرے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔

استدلال:

عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے دو عہد لئے ایک عمومی جس میں تمام انسانیت کی ارواح سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اور دوسرا خصوصی عہد جس میں صرف انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ اقرار کرایا کہ اگر تمہاری دنیوی حیات کے دوران میرے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو ان پہ ایمان لے آئیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔

مشہور مفسر امام عماد الدین حافظ اسماعیل بن عمر المعروف ابن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) اس آیت کی تفسیر میں خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور ترجمان القرآن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان نقل کرتے ہیں:

”مَا بَعَثَ اللہُ نَبِیًّا مِنَ الْأَنْبِیَاءِ إِلَّا أَخَذَ عَلَیْهِ الْمِیْثَاق لَئِنْ بَعَثَ مُحَمَّدًا وَهُوَ حَيّ لَیُؤْمِنُنَّ بِه وَلَیَنْصُرُنّهُ“

(تفسیر ابن کثیر: سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 81)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جب بھی دنیا میں کوئی نبی مبعوث فرمایا تو پہلے ان سے یہ عہد لیا کہ اگر ان کی دنیوی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما دیا تو وہ انبیاء علیہم السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لائیں گے اور (فریضہ رسالت کے جملہ امور میں) آپ کی مدد کریں گے۔

اس آیت کریمہ میں پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا تذکرہ کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کو "ثم " کے حرف سے ذکر فرمایا اور لفظ "ثم " حقیقتاً تراخی کے لئے آتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام پہلے آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں تشریف لائیں گے اس سے آپ کا خاتم النبیین ہونا واضح طور پہ ثابت ہوتا ہے۔

آیت نمبر 3:

اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی وَ رَضِیتُ لَکُمُ الاِسلَامَ دِینًا ؕ

(سورۃ المائدہ: آیت 3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے آپ کے لیے آپ کا دین مکمل کر دیا اور آپ پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور آپ کے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

استدلال:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت کا ذکر فرمایا جو اس امت کی امتیازی فضیلت ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے اصولوں کو اس امت کے لئے ایسا کامل ومکمل فرمادیا جس میں نہ تو اب کسی ترمیم کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس دین کو منسوخ کرنے کے لئے کسی نئے نبی اور دین کی ضرورت۔ بلکہ اب قیامت تک دین محمدی ہی رہے گا۔

یوں تو ہر نبی کی شریعت اپنے اپنے دور میں کامل تھی لیکن ان کا کامل ہونا ایک مخصوص قوم اور محدود زمانہ کے لئے تھا ایک نبی کی وفات کے بعد دوسرے نبی کے آنے سے بسا اوقات کچھ احکام منسوخ کئے جاتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی کاملیت کسی زمانہ اور قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ یہ اب قیامت تک ہر انسان کے لئے ہے اس کے کسی حکم کو منسوخ کرنے کے لئے کسی نئے دین کی ضرورت نہیں۔

فائدہ: مذکورہ آیت میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں: "اَکۡمَلۡتُ" اور " اَتۡمَمۡتُ "۔ اب فرق ذہن میں رکھیں کہ جب کسی چیز کو مکمل کر دیں تو اسے "اِکمال" کہتے ہیں اور جب اس کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہ رہے اسے "اِتمام" کہتے ہیں۔ ایک شخص یوں کہے کہ میں نے آپ کو اتنا کچھ دے دیا ہے کہ اس کے بعد آپ کو ضرورت ہی نہیں رہی۔ یہ جو میں نے اتنا کچھ دے دیا ہے یہ "اِکمال" ہے اور اس کے مزید ضرورت ہی نہیں رہی یہ "اِتمام" ہے۔ جو آپ کو چاہیے تھا میں نے دیا ہے اب کسی کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں۔

یہ اِکمال اور اِتمام دلیل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

آیت نمبر 4:

قُل یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیکُم جَمِیعًا

(سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ: 158)

ترجمہ: اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمادیں کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

استدلال:

یہ آیت اور اس طرح کی دیگر آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عام ہے کسی زمانہ، مکان، افراد کے ساتھ محدود نہیں کائنات کا کوئی خطہ آپ کی نبوت کی حد سے باہر نہیں قیامت تک آنے والے تمام جنات وانسان آپ کے امتی ہیں ۔چنانچہ

امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع المعروف ابن سعد رحمہ اللہ (المتوفیٰ:230ھ) حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:110ھ) کے حوالہ سے ایک مرسل روایت لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:أَنَا رَسُوْلُ مَنْ أَدْرَكْتُ حَيًّا وَمَنْ يُوْلَدُ بَعْدِيْ۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد:ج1ص150 ذکر مبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومابعث بہ)

ترجمہ: میں اس کے لئے بھی اللہ کا رسول ہوں جس کو اپنی دنیوی زندگی میں پالوں اور اس کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی نبوت کو مان لیا جائے تو آپ کی یہ امتیازی خصوصیت باقی نہ رہے گی بلکہ انبیاء سابقین کی طرح آپ کی نبوت بھی زمانہ اور افراد کے اعتبار سے محدود ہو جائے گی۔

آیت نمبر5:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُم وَ لٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّنَ ؕ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَىءٍ عَلِيمًا

(سورۃ الاحزاب آیت:40)

ترجمہ: (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

استدلال:

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح لفظوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت وختم نبوت کو بیان فرمایا جس کے بعد مزید کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی لیکن چونکہ منکرین ختم نبوت اس آیت میں کئی قسم کی باطل تاویلیں کرتے ہیں اس لئے اس کی تفصیل عرض کی جاتی ہے۔

تفسیر الآیۃ بالقرآن:

قرآن کریم میں متعدد مقامات ایسے ہیں جن میں لفظ "ختم" موجود ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز کو اس طرح مکمل کرنا، بند کرنا کہ اندر کی چیز باہر نہ جاسکے اور باہر سے کوئی چیز اندر نہ جاسکے مثلاً۔

1. خَتَمَ اللهُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ

(سورۃ البقرۃ آیت:7)

ترجمہ: اللہ پاک نے کفار کے دلوں پر مہر لگادی۔

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے کفار کی ضد و عناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر ایسی مہر لگادی کہ اندر کا کفر باہر نہیں نکلتا اور باہر سے ایمان دل میں نہیں آتا۔

2. اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاہِہِمۡ

(سورۃ یٰس آیت:65)

ترجمہ: قیامت کے دن اللہ پاک مجرموں کی زبانوں پر مہر لگادیں گے۔

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرموں کی زبانوں پر ایسی مہر لگے گی کہ منہ سے کوئی بات باہر نہیں نکال سکیں گے۔

3. اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ وَ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلۡمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمۡعِہٖ وَ قَلۡبِہٖ

(سورۃ الجاثیہ آیت:23)

ترجمہ: جن لوگوں نے اپنی خواہشات کو معبود بنالیا تو اللہ پاک نے انہیں اپنے علم کی بنیاد پر ہدایت سے محروم کر دیا اور اللہ پاک نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی۔

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین الٰہی کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے اعضاء پر مہر لگا کر ہدایت سے محروم کر دیتے ہیں پھر باہر سے ایمان، دین، ہدایت اس کے دل میں داخل نہیں ہوتی اور اندر سے کفر باہر نہیں نکلتا۔

اسی طرح آیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت کو یوں مکمل فرمایا کہ اب انبیاء کرام علیہم السلام کی فہرست سے نہ تو کسی کو نکالا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی نئے نبی کو اس میں داخل و شامل کیا جاسکتا ہے۔

نیز حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی ایک اور قراءت منقول ہے جس سے اس آیت کا معنیٰ خوب واضح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مفتی بغداد ابو الثناء شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ المعروف علامہ آلوسی رحمہ اللہ (1270ھ) فرماتے ہیں:

وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْد مِن رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ نَبِيًّا خَتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔

(تفسیر روح المعانی :سورۃ الاحزاب آیت40)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کو یوں پڑھتے [ترجمہ] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں لیکن وہ اللہ کے ایسے نبی ہیں جنہوں نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔

تفسیر الآیۃ بالحدیث:

قرآن کریم کی متعدد آیات میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں بھیجنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقوال اور افعال کے ذریعے قرآنی آیات کی تفسیر و توضیح فرمائیں۔

وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡہِمۡ

(سورۃ النحل: آیت44)

ترجمہ: اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان فرمادیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اس لیے قرآن کی تفسیر میں آپ کی احادیث کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ احادیث کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو بیان کیا گیا آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کذاب کہا گیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت میں "خاتم النبیین" کا ایک ہی مطلب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔۔۔ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلاَثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي۔

(جامع الترمذی: باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتیٰ یخرج کذابون، رقم الحدیث:2219)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس ایسے کذاب پیدا ہوں گے جو خود کو نبی سمجھیں گے، نبوت کا دعویٰ کریں گے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ میں آخری نبی ہوں میرے کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ "خاتم النبیین" کی تفسیر "لا نبی بعدی" کے ساتھ خود ہی فرمادی ہے۔

تفسیر الآیۃ باقوال الصحابۃ رضی اللہ عنہم:

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست قرآن کریم کی تعلیم وتربیت حاصل کی، ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی اس کام کے لیے وقف کر دی۔ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقاً سبقاً قرآن کریم کو پڑھا، مشہور تابعی ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقْرَؤوْنَ الْقُرآنَ كَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرِهِمَا أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا تَعَلَّمُوْا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ آيَاتٍ لَمْ يَتَجَاوَزُوْهَا حَتّٰى يَعْلَمُوْا مَافِيْهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ•

(الاتقان فی علوم القرآن: ج2 ص176 النوع الثامن والسبعون)

ترجمہ: ہمیں ایسی ہستیوں نے تعلیم دی جو قرآن کی تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا کرتے تھے مثلاً: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ۔ انہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ وہ لوگ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیتیں سیکھتے تو ان آیتوں سے اس وقت تک آگے نہ بڑھتے جب تک ان آیتوں کی تمام علمی وعملی باتوں کو نہ جان لیتے۔

اس مقدس جماعت نے بھی خاتم النبیین کا معنی آخری نبی سمجھا اور سمجھایا ہے اور جنگ یمامہ میں 1200 حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جان کا نذران پیش کر کے عملاً بتایا کہ خاتم النبیین کا معنی واضح ہے اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص کی کوئی گنجائش نہیں ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت اوپر گزر چکی ہے جس سے آیت کا معنی واضح ہوتا ہے صحابہ میں سے مزید دو حضرات سے اس کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:310ھ) نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کا معنیٰ یہ نقل فرمایا۔

(وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ)أَيْ آخِرَهُمْ -

(تفسیر جامع البیان: سورۃ الاحزاب آیت 40)

ترجمہ: خاتم النبیین کا معنیٰ ہے ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سب سے آخری نبی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:911ھ) نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی:

(وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ)قال خَتَمَ اللهُ النَّبِيِّيْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرُ مَنْ بُعِثَ .

(تفسیر الدر المنثور: سورۃ الاحزاب آیت 40)

ترجمہ: اس آیت میں "خاتم النبیین" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ختم فرمادیا جتنے رسول اللہ نے بھیجے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سب سے آخری رسول ہیں۔

تفسیر الآیۃ بالاجماع:

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:505ھ) فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاُمَّۃَ فَہِمَتْ مِنْ ہٰذَااللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِہٖ اَنَّہٗ اَفْہَمَ عَدْمَ نَبِیٍّ بَعْدَہٗ اَبَدًا...وَاَنَّہٗ لَیْسَ فِیْہِ تَاْوِیْلٌ وَلَاتَخْصِیْصٌ فَمُنْکِرُ ہٰذَا لَا یَکُوْنُ اِلَّامُنْکِرَالْاِجْمَاعِ•

(الاقتصاد فی الاعتقاد از امام غزالی: ص123)

ترجمہ: امت نے اس لفظ (خاتم النبیین) کا یہی مفہوم سمجھا ہے کہ آپ علیہ السلام کے بعد نہ کوئی نیا نبی ہو گا اور نہ کوئی نیا رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں لہٰذا اس کا منکر، اجماع کا منکر ہو گا۔

آیت نمبر 6:

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا﴿۴۵﴾ وَّدَاعِیًا اِلَی اللہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا

(سورۃ الاحزاب: آیت 45،46)

ترجمہ: اے نبی ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا روشن کرنے والا سورج بنا کر بھیجا۔

استدلال:

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ صفات ذکر فرمائیں شاھد، مبشر، نذیر، داعی، سراج منیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء میں یہ صفات تقسیم تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سب صفات کو جمع کرنا دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

نیز اس آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج سے تشبیہ دی گئی ہے وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ہر علاقہ میں الگ الگ لائٹوں کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے ہر علاقہ میں نبی کی ضرورت تھی۔ جس طرح سورج نکلے تو وہ پوری کائنات کا ایک ہی ہوتا ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پوری کائنات کے لئے۔ سورج پہ چونکہ روشنی کے مراتب کی انتہا ہے تو اس کے بعد مصنوعی لائٹوں کی ضرورت نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ نبوت کے کمالات کی انتہا تو آپ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اِنّ مَثَلِىْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتاً فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُوْنَ بِہٖ وَيَتَعجَّبُوْنَ لَہٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّيْنَ۔

(صحیح البخاری، باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:3535)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے ہوئے سنا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے بہت ہی خوبصورت مکان بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لیے اس کے گرد چکر لگانے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہیں لگا دی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نبوت والے محل کے کونے میں چھوٹی ہوئی آخری اینٹ ہوں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امتیازی وصف خاتم النبیین ہونے کو ایک حسی مثال سے سمجھایا ہے کہ مجھ سے پہلے دنیا میں جتنے نبی ورسول آئے اور وہ اللہ پاک کی طرف سے جو شریعت، علم ودین اور پیغام واحکام لائے ان کے مجموعہ کو ایک ایسا محل تصور کرو جو نہایت خوبصورت وشاندار، مضبوط وپختہ اور دیدہ زیب ہو، لیکن اس کی دیوار میں ایک اینٹ کے برابر جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو اور وہ خالی جگہ کسی ایسے شخص کی منتظر ہو جو آکر اس کو پر کرکے محل کی تعمیر کا سلسلہ ختم کر دے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت، ان کی لائی ہوئی شریعت وہدایت اور ان کے تبلیغ وارشاد کے ذریعہ دین کا محل گویا تیار ہو چکا تھا لیکن قصر نبوت میں ایک جگہ باقی رہ گئی تھی جسے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نے مکمل کر دیا اب یہ نبوت کا محل ایسا مکمل ہوا کہ مزید کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِىَ اللهُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي۔

(صحیح البخاری، باب غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسرۃ، رقم الحدیث:4416)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی طرف تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: علی! آپ مدینہ میں رہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جائیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا آپ اس

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بات پہ راضی نہیں کہ آپ کا تعلق مجھ سے ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ (ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے) لیکن میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب کسی غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو مدینہ منورہ میں کسی صحابی کو معاملات سنبھالنے کا امیر مقرر فرماتے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا اور ان کی تسلی کے لئے فرمایا "آپ میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ھارون علیہ السلام" یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے وقت حضرت ھارون علیہ السلام کو قوم کا امیر و نگران مقرر فرمایا تھا میں بھی تمہیں واپس آنے تک نگران مقرر کرتا ہوں ہاں البتہ ایک بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری تھا اور میرے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اللہ پاک نے مجھے آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ ۔

(صحیح البخاری، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم الحدیث:3455)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم بنی اسرائیل کی راہنمائی ورہبری ان کے انبیاء کرام علیہم السلام فرمایا کرتے تھے جب بھی ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کوئی نبی وفات پا جاتے تو ان کی جگہ دوسرے نبی تشریف لے آتے اور میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا البتہ امت کی رہبری کے لئے بڑی تعداد میں خلفاء ہوں گے۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے وہ اپنے دور میں اپنی امت کی سیاسی قیادت اور رہنمائی بھی فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اس لئے آپ کے بعد امت کی سیاسی قیادت ورہنمائی کے لئے اللہ پاک نے امت کو خلفاء عطا فرمائے ہیں۔

حدیث نمبر 4:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِستٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِی الْاَرْضُ طَهُورًا و مَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، رقم الحدیث:523)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں کے ذریعے انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے [اللہ پاک نے مجھے 6 ایسی چیزیں عطا فرمائی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں فرمائیں] (۱) مجھے جامع کلمات [الفاظ کم مسائل ومعانی زیادہ] عطا کئے گئے ہیں (۲) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے (۳) مال غنیمت میرے

لئے حلال کر دیا گیا ہے (۴) روئے زمین کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ اور عبادت گاہ بنا دیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہے (۶) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث مبارک میں ایک دعویٰ ہے "خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ" کا کہ اللہ رب العزت نے نبوت کا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ ختم فرما دیا، آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دلائل پیش فرمائے ہیں، اس کا تذکرہ یوں فرمایا کہ اللہ نے مجھے چھ اعزازات وہ دیے جو دیگر انبیاء علیہم السلام کو نہیں دیے:

1: "أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ" اللہ نے مجھے جوامع الکلم دیے۔ کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور جوامع الکلم میری ضرورت ہیں۔

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کا دائرہ محدود ہونے کی وجہ سے انہیں "کلم" عطا فرمائے، یعنی جتنے مسائل اتنی نصوص ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ غیر محدود ہونے کی وجہ سے آپ کو "جوامع الکلم" عطا فرمائے یعنی نصوص تھوڑی دیں لیکن ان کی تہہ میں مسائل بہت رکھے ہیں۔

2: "وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ" مجھے رعب دے کر میری مدد کی کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور رعب میری ضرورت ہے۔

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کا دائرہ محدود تھا تو نبی اس میں خود تشریف لے جاتے تو دشمن مرعوب ہو جاتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے نبی ہیں اور آپ خود پوری کائنات میں تشریف نہیں لے گئے تو اللہ پاک نے آپ کو رعب کی نعمت عطا فرمائی آپ کا رعب پوری دنیا تک پہنچا دیا کیونکہ آپ آخری نبی ہیں۔

3: أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ" مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور یہ میری ضرورت ہے۔

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی امت جب جہاد کرتی اور مال غنیمت ملتا تو اس مال کو استعمال کرنا ان کے لئے جائز نہیں ہوتا تھا بلکہ اس مال کو ایک میدان میں جمع کرتے اگر آسمان سے آگ آکر اس مال کو جلا دیتی تو یہ جہاد کے قبول ہونے کی علامت ہوتی اور اگر آگ نہ جلاتی تو علامت ہوتی کہ جہاد قبول نہیں، اس امت کے لئے یہ حکم نہیں بلکہ دشمن سے ملنے والا مال مال غنیمت ان کے لئے حلال ہے۔ پہلی امتوں کے لئے مال غنیمت استعمال کرنے کی اجازت کیوں نہیں، اس امت کے لئے کیوں ہے؟

وجہ یہ ہے کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت محدود تھی ایک بستی کے نبی، قوم کے نبی اس لئے وہ جہاد کے ساتھ ساتھ کاروبار بھی کر سکتے تھے، اگر مدد کی ضرورت ہوتی تو علاقہ کے لوگ مدد بھی کر سکتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے نبی ہیں جہاد کریں تو کاروبار نہیں، تجارت کریں تو جہاد نہیں، بسا اوقات جہاد کے لئے دور جانا پڑتا ہے تو وہاں کھانے پینے کا کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی برکت سے اس امت کو اس الجھن سے بے نیاز کر دیا اور مال غنیمت کو حلال کر دیا۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

4: "وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا" ساری زمین کو میرے لیے پاکی کا ذریعہ بنادیا کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور یہ میری ضرورت ہے۔

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی امت کے لئے تیمم کی سہولت نہیں تھی اس امت کے لئے ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام صرف نبی تھے اور ان کی نبوت محدود تھی جب نبی ایک بستی کے نبی ہوتے تو وہاں پانی بھی موجود ہوتا اس لئے تیمم کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبی ہی نہیں بلکہ آخری بھی ہیں، آپ کی نبوت کا دائرہ محدود نہیں غیر محدود ہے تو امت نے ایسی جگہوں پہ بھی جانا ہے جہاں پانی نہیں اب ایسی صورتحال میں امت کیا کرے؟ تو اللہ پاک نے ختم نبوت کی برکت سے تیمم والی سہولت عطا فرمائی۔

5: "وَمَسْجِدًا" پوری زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ بنایا کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور یہ میری ضرورت ہے۔

پہلی امتوں کے لئے عبادت کی جگہ مخصوص تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے عبادت کی جگہ ایسی مخصوص نہیں کہ صرف وہاں عبادت ہو سکتی ہو اور کسی جگہ نہ ہو سکتی ہو بلکہ اللہ پاک نے ہر پاک جگہ عبادت کی اجازت دی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام صرف نبی تھے اور ان کی نبوت محدود تھی جب نبی ایک بستی کے نبی ہوتے تو وہاں عبادت کے لئے ایک مکان بنایا جاسکتا ہے جہاں آکر لوگ عبادت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبی ہی نہیں بلکہ آخری بھی ہیں۔ آپ کی نبوت کا دائرہ محدود نہیں غیر محدود ہے تو امت نے ایسی جگہوں پہ بھی جانا ہے جہاں آبادی نہیں، مسجد نہیں تو عبادت کہاں کریں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی برکت سے اس امت کے لئے پوری زمین کو عبادت گاہ بنادیا۔

6 "وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً" مجھے پوری مخلوق کا نبی بنایا کیونکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کسی نئے نبی نے نہیں آنا۔

پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو مخصوص طبقہ کا نبی بنا کر بھیجا گیا کیونکہ ان کی نبوت کے بعد نبوت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات کا نبی بنا کر بھیجا گیا کیونکہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

حدیث نمبر 5:

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

(جامع الترمذی، باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، رقم الحدیث:2219)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس ایسے کذاب پیدا ہوں گے جو خود کو نبی سمجھیں گے، نبوت کا دعویٰ کریں گے جبکہ میں آخری نبی ہوں میرے کوئی نبی (پیدا) نہیں ہو گا۔

فائدہ: اس حدیث مبارک میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے کہ سلسلہ نبوت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عالمِ دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کھلم کھلا کفر ہے۔

حدیث نمبر 6:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِانْقَطَعَتْ فَلَارَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَانَبِیَّ۔

(جامع الترمذی، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات، رقم الحدیث:2272)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ بالیقین ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے میرے بعد نہ کوئی صاحبِ شریعت رسول پیدا ہو گا اور نہ کوئی (نیا) نبی آئے گا۔

فائدہ: اس حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت مکمل ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد تشریعی، غیر تشریعی۔ ظلی اور بروزی کسی قسم کے نئے نبی کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حدیث نمبر 7:

عَنْ مُحَمَّد بنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِم عَنْ أَبِیْہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِیْ أَسْمَاء اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِیْ یَمْحُواللہُ بِیَ الْکُفْرَ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُالنَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:2840)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں: میں محمد ہوں، احمد ہوں، میں ماحی ہو کہ اللہ میرے ذریعے کفر مٹا دیں گے، میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائیں جائیں گے اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

فائدہ: اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں سے ایک نام "عاقب" ذکر کیا گیا جس کا معنیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سب سے آخر میں تشریف لائے اور اللہ پاک نے نبوت کے سلسلہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرما دیا، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی دنیا میں نہیں آئے گا۔

حدیث نمبر 8:

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِیَاءِ۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، رقم الحدیث:34994)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد؛ انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں سے آخری نبی کی مسجد ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا آپ کے بعد نہ تو کسی نئے نبی نے پیدا ہونا ہے اور نہ ہی کسی نئے نبی کی مسجد تعمیر ہونی ہے۔

حدیث نمبر9:

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ الله عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِمَلَكِ الْمَوْتِ انْظُرْ إِلَى وَلِيِّي فَأْتِنِي بِهِ --- فَإِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ-- فَيَبْعَثُ الله مَلَكَيْنِ-- فَيَقُولاَنِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ ؟ وَمَا دِينُكَ ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ ؟--- قَالَ : فَيَقُولُ رَبِّيَ الله وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَدِينِي الإِسْلاَمُ -- وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ قَالَ فَيَقُولاَنِ صَدَقْتَ قَالَ فَيَدْفَعَانِ الْقَبْرَ فَيُوَسِّعَانِهِ۔

(اتحاف الخیرۃ المہرۃ: رقم الحدیث:1852،ج2ص443)

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرماتے ہیں: میرے فلاں نیک بندے کو میرے پاس لے آؤ...... جب مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتے بھیجتے ہیں...... وہ فرشتے اس مومن سے پوچھتے ہیں آپ کا رب کون ہے؟ آپ کا دین کیا ہے؟ اور آپ کے نبی کون ہیں؟ مومن جواب دیتا ہے میرا رب صرف ایک اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو انبیاء میں سے سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جواب سن کر ملائکہ کہتے ہیں تم نے صحیح جواب دیا۔ اس کے بعد فرشتے اس کی قبر کو ہر طرف سے کشادہ کر دیتے ہیں۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ فقط دنیا تک محدود نہیں بلکہ قبر اور برزخ میں بھی اسی انسان کو راحت وسکون میسر ہو گا اور اسی انسان کی قبر کشادہ ہو گی جو آپ کی نبوت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت پر بھی ایمان رکھتا ہو گا۔

حدیث نمبر10:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارک ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس دن لوگ جمع ہو کر حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پاس جائیں گے اور سفارش کی درخواست کریں گے یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سفارش کرنے سے معذرت کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں گے:

اِذْهَبُوا إِلٰى مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ۔

(صحیح البخاری، باب ذریۃ من حملنا مع نوح، رقم الحدیث:4712)

ترجمہ: تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور سب سے آخری رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ پر لگنے والے تمام الزامات ختم فرما دیئے ہیں۔ آپ پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجیے۔

فائدہ: اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی خصوصیت "شفاعت کبریٰ" کا تذکرہ ہے جس میں تمام انبیاء اور امتیں جمع ہو کر آپ کے پاس آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں ان کی شفاعت فرمائیں گے۔ اس حدیث مبارک کے مطابق وہ قیامت کے دن صرف آپ کی صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کی بات نہیں کریں گے بلکہ ختم نبوت کی خصوصیت کو بھی تسلیم کریں گے، معلوم ہوا عقیدہ ختم نبوت کا پرچار قیامت کے دن بھی ہو گا۔

اجماعِ امت

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی زندگی کے آخری ایام میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرتِ آیات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے یمامہ کے میدان میں اس کے خلاف قتال کر کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ اس عقیدہ پر اجماع کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دور مبارک سے لے کر آج تک امت میں اس عقیدہ کے بارے کبھی دو رائے نہیں ہوئیں۔

چند اجماعی حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

1: حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:505ھ) فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاُمَّۃَ فَہِمَتْ مِنْ ہٰذَااللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِہٖ اَنَّہٗ اَفْہَمَ عَدَمَ نَبِیٍّ بَعْدَہٗ اَبَدًا... وَاَنَّہٗ لَیْسَ فِیْہِ تَاْوِیْلٌ وَلَاتَخْصِیْصٌ فَمُنْکِرُہٰذَالَایَکُوْنُ اِلَّامُنْکِرَالْاِجْمَاعِ•

(الاقتصاد فی الاعتقاد از امام غزالی: ص123)

ترجمہ: امت نے اس لفظ (خاتم النبیین) کا یہی مفہوم سمجھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا نبی ہو گا اور نہ کوئی نیا رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں لہٰذا اس کا منکر اجماع کا منکر ہو گا۔

2: قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ مالکی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:544ھ) فرماتے ہیں:

لِاَنَّہٗ اَخْبَرَ اَنَّہٗ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ وَاَخْبَرَ عَنِ اللہِ تَعَالٰی اَنَّہٗ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَنَّہٗ اُرْسِلَ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ واَجْمعتِ الاُمَّۃُ علٰی حَمْلِ ھٰذَا الْکَلَامِ عَلٰی ظَاہِرِہ واَنَّہٗ مَفْہُوْمہٗ الْمُرَادُ بِہٖ دُوْنَ تَاوِیلٍ وَلَا تَخْصِیْصٍ فَلَا شَکَّ فِی کُفْرِ ھٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفِ کُلِّہَا قَطْعًا اِجْمَاعاً وَسَمْعاً۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ، فصل فی بیان ماھو من المقالات کفر)

ترجمہ: اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں اور یہ کہ آپ کو تمام انسانیت کا نبی بنا کر بھیجا گیا اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں جو اس کا انکار کرے اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

3: ابو الفضل احمد بن محمد بن علی المعروف ابن حجر مکی الہیثمی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:974ھ) فرماتے ہیں:
مَنِ اعْتَقَدَ وَحْيًا مِنْ بَّعْدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَافِرًا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ۔
(الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ ج4 ص194 کتاب الانتباہ لتحقیق عویص مسائل الاکراہ)

ترجمہ: جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نئے نبی پہ وحی آتی ہے اس کے کفر پہ اہل اسلام کا اجماع ہے۔

4: سلطان المحدثین نور الدین علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1014ھ) فرماتے ہیں:
دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ۔

(شرح الفقہ الاکبر ص202)

ترجمہ: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

5: مفتی بغداد ابو الثناء شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ المعروف علامہ آلوسی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1270ھ) فرماتے ہیں:
وَكَوْنُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيُكَفَّرُ مُدَّعِي خِلَافَهُ وَيُقْتَلُ اِنْ أَصَرَّ۔

(روح المعانی، آیت: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین)

ترجمہ: اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النّبیین ہونا ان عقائد میں سے ہے جس پر قرآن وسنت کے واضح دلائل موجود ہیں اور پوری امت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اجماع ہے۔ جو شخص اس عقیدہ کے خلاف کا دعویٰ کرنے والا ہو تو ایسا شخص کافر ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عقیدہ ختم نبوت

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

امام ابن اثیر جزری رحمہ اللہ نے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ بھی معلوم ہوتا ہے اور یہ بات بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكٰى وَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَار فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ: وَاللهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِي مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِيْ حُجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّك مَخَافَةَ أَنْ يَّنْتَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ...... وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّيْ زَكَاةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ: أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ؟ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وتَمَّ الدِّيْنُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيّ ؟

جامع الاصول فی احادیث الرسول، رقم الحدیث:6426

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ اور فرمانے لگے کہ میری ساری زندگی کے نیک اعمال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک دن اور ایک رات کے اعمال کے برابر ہو جائیں۔ رات تو وہ والی جس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت والا سفر کیا اور غار ثور تک پہنچے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہونے لگے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دے کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! پہلے مجھے داخل ہونے دیجیے تا کہ اگر کوئی موذی (تکلیف دینے والی) چیز موجود ہو تو اس کی تکلیف مجھے پہنچے اور آپ محفوظ رہیں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں جانے سے رک گئے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور اس کی اچھی طرح صفائی کی، جہاں سوراخ وغیرہ نظر آئے اپنی چادر کو پھاڑ کر ان سوراخوں کو بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے جس کو بند کرنے کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی تو اپنے پاؤں کی ایڑیاں ان پر رکھ دیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اندر تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر ان کی گود میں سر مبارک رکھ آرام فرمانے لگے۔ (اتفاق سے ان سوراخوں میں سے ایک سوراخ سانپ کی بِل کا تھا، سانپ نے باہر نکلنے کی کوشش کی تو اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایڑی موجود تھی) سانپ نے (باہر نکلنے سے رکاوٹ بننے والی) اس ایڑی کو ڈسا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے درد کی شدت کے باوجود انتہائی صبر وضبط سے کام لیا اور ذرہ برابر اپنے جسم کو حرکت نہ دی کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل نہ آئے۔ (لیکن وہ معمولی تکلیف نہ تھی بلکہ سانپ کا زہر تھا جو کمال ضبط کے باوجود) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو کی شکل میں بہہ پڑا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پر گرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ پوچھا کہ ابو بکر کیا ہوا؟ عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! سانپ نے ڈس لیا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں ڈنک مارا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جگہ بتائی۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ اپنا مبارک لعاب لگایا سانپ کے زہر اور درد ایک لمبے عرصے کے لیے ختم ہوا اور دن سے مراد وہ دن ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے کچھ قبائل مرتد ہو گئے اور انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم زکوٰۃ میں رسی دینے سے بھی انکار کرو گے تو میں تمہارے خلاف لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین! ان کے ساتھ تھوڑی نرمی والا معاملہ کیجئے! یہ سن کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر! آپ اسلام لانے سے پہلے تو بہت بہادر تھے اب (ایسے نرم مشورے دے کر) بزدل کیوں ہو رہے ہو؟ یہ بات اچھی طرح یاد رکھو کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے) وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، دین کامل و مکمل ہو چکا ہے اب دین میں کمی کی جائے اور ابو بکر بھی زندہ رہے؟ [ایسا نہیں ہو گا]

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي كَلَامٍ بَكٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَ اللهِ أَنْ بَعَثَكَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَذَكَرَكَ فِي أَوَّلِهِم۔

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، الفصل السابع: ج1 ص45

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک بار روتے ہوئے فرمایا: یارسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا مقام اتنا بلند و بالا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے آخر میں بھیجا ہے مگر آپ کا ذکر خیر ان سب سے پہلے فرمایا ہے۔

خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما:

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ أَخَذَ بِالْكُوفَةِ رِجَالٌ يَفْشُوْنَ حَدِيثَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَتَبَ عُثْمَانُ أَنِ اعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِينَ الْحَقِّ شَهَادَةَ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ فَمَنْ قَبِلَهَا وَتَبَرَّءَ مِنْ مُسَيْلِمَةَ فَلَا تَقْتُلْهُ وَمَنْ لَزِمَ دِينَ مُسَيْلِمَةَ فَاقْتُلْهُ فَقَبِلَهَا رِجَالٌ مِنْهُمْ فَتُرِكُوا وَلَزِمَ دِينَ مُسَيْلِمَةَ رِجَالٌ فَقُتِلُوا.

(شرح معانی الآثار، باب الامام یرید قتال اہل الحرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ [حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے] کوفہ میں کچھ لوگوں کو گرفتار کیا جو مسیلمہ کذاب کی نبوت اور اس کی باتوں کی تشہیر کرتے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا [ان کا کیا کروں؟] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کو دینِ حق اور کلمہ اسلام کی دعوت دو۔ جو اسلام قبول کرلے اور مسیلمہ کذاب سے اعلان براءت کردے اسے چھوڑ دو، جو مسیلمہ کذّاب کے نظریات کو نہ چھوڑے اسے قتل کردو چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے تو اسلام قبول کرلیا جنہیں چھوڑ دیا گیا اور جو لوگ مسیلمہ کذّاب کے نظریات پر رہے تو ان کو قتل کردیا گیا۔

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ وَلَابِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلاَ بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشَرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَّآهُ بَدَاهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ دراز قد نہ تھے اور نہ ہی بالکل پست قد تھے بلکہ لوگوں میں درمیانہ قد والے تھے، آپ کے بال مبارک بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے بلکہ قدرے گھنگھریالے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تھے، جسم مبارک زیادہ موٹا نہ تھا، چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ کسی قدر اس میں گولائی تھی (یعنی زیادہ لمبا تھا نہ زیادہ گول) رنگ مبارک سفید سرخی مائل تھا، آنکھیں مبارک سیاہ، پلکیں دراز تھیں، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، کندھے مبارک مضبوط تھے، جسم مبارک پر زیادہ بال نہ تھے اور سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی لکیر تھی اور پاؤں پُر گوشت تھے، جب آپ چلتے تو قدم مبارک قوت سے اٹھا اٹھا کر رکھتے گویا کہ ڈھلوان کی طرف اتر رہے ہیں، جب کسی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن کے ساتھ توجہ فرماتے، دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے، سب سے زیادہ سخی دل والے اور سچی زبان والے، سب سے زیادہ نرم طبیعت والے، سب سے زیادہ شریف اور معزز خاندان والے تھے، جو شخص اچانک آپ کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا اور جس شخص کی آپ سے جان پہچان ہو جاتی اور آپ سے میل جول رکھتا تو وہ آپ کو محبوب بنا لیتا، آپ کے اوصاف بیان کرنے والا کہتا کہ میں نے آپ جیسا آپ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا:

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَّا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔

(صحیح مسلم، باب من فضائل ام ایمن رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث:4492)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چلو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے ملاقات کر کے آتے ہیں، جیسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ جب یہ دونوں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو وہ ان حضرات کو دیکھ کر رونے لگیں۔ شیخین رضی اللہ عنہما نے پوچھا: آپ کیوں روتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام و مرتبہ اور عزت و اکرام ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس لئے نہیں روتی کہ مجھے یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام و مرتبہ اور عزت و اکرام ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر ہے بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کی اس بات نے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو بھی رلا دیا اور وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

خَتَمَ اللهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهُ فَلَايَكُوْنُ نَبِيٌّ بَعْدَهُ۔

(تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما، تحت سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ:40)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جاری نبوت کے سلسلہ کو آپ پر ختم فرمادیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

شبہات بمع جوابات

تمہید:

قادیانی اپنے مدعیٰ {مرزا غلام احمد کی نبوت} پہ کئی قسم کے بزعم خود دلائل ہیں پیش کرتے ہیں جن کی حقیقت محض شبہات کے کچھ بھی نہیں۔ ہم بتوفیق اللہ ان شبہات کو اور ان کے جوابات ذکر کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے تمہیدی بات سمجھ لیں۔

اہل اسلام اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں اور آخری نبی مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت کے قائل نہیں اور جو نئی نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے اسے اہل ایمان کی صف سے خارج سمجھتے ہیں اور ان میں سے ہر ہر جزء پہ قرآن وسنت، اجماع امت اور اسلاف امت کے فرامین پیش کرتے ہیں۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، آخری نبی سمجھتے ہیں۔

اہل اسلام کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں جبکہ مرزائیوں کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے بعد صرف ایک مرزا نبی ہے اب جس طرح مسلمان ایسے دلائل پیش کرتے ہیں جن سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ختم نبوت ثابت ہوتی ہے تو مرزائیوں کو بھی چاہیے کہ وہ بھی ایسی دلیل پیش کریں جن سے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور ختم نبوت ثابت ہوں بالفاظ دیگر مرزائی مکمل قرآن سے صرف ایک آیت یا ذخیرہ احادیث سے صرف ایک حدیث ایسی پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو تا ہو کہ نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ختم ہوئی ہے اور قیامت تک مرزا قادیانی کے بعد اب کوئی بھی نبی نہیں بنے گا۔

فائدہ:

مرزا قادیانی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو صرف اپنے لئے مخصوص کرتا ہے اس کے چند حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

1: ”غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اِس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اِس نام کے مستحق نہیں“

(حقیقت الوحی، خزائن ج22ص406)

2: "فارادَ اللهُ اَنْ یُتِم البناءَ ویکمل البناءَ باللبنۃِ الاخیرَۃِ فانَا تِلْکَ اللبنۃُ"پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچاوے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔

(خطبہ الہامیہ، خزائن ج16ص178)

3: مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے": اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔ پس ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گذرا۔"

(حقیقت النبوۃ ص318)

شبہ نمبر1:

وَ الَّذِینَ یُؤمِنُونَ بِمَآ اُنزِلَ اِلَیکَ وَ مَآ اُنزِلَ مِن قَبلِکَ وَ بِالاٰخِرَۃِ ہُم یُوقِنُونَ ﴿۴﴾

(سورۃ البقرۃ رقم الآیۃ:4)

ترجمہ: متقین وہ ہیں جو آپ پہ اتاری جانے والی وحی پر بھی ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی وحی پہ ایمان کے ساتھ بعد والی وحی پر ایمان کا تذکرہ ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا ثبوت ملتا ہے۔

جواب:

قرآن کریم کی متعدد آیات میں لفظ "آخرۃ" الدار کی صفت کے طور پہ لایا گیا۔ مثلاً:

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

(سورۃ الانعام، رقم الآیۃ:32)

تِلکَ الدَّارُ الاٰخِرَۃُ نَجعَلُہَا لِلَّذِینَ لَا یُرِیدُونَ عُلُوًّا فِی الاَرضِ وَ لَا فَسَادًا وَ العَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ ﴿۸۳﴾

(سورۃ القصص، رقم الآیۃ:83)

وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَہِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

(سورۃ العنکبوت، رقم الآیۃ:64)

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اس جگہ آخرت سے مراد قیامت ہے نہ کہ نئی نبوت و وحی۔ مکمل قرآن میں ایک جگہ بھی آخرۃ کو وحی یا نبوت کی صفت بنا کے ذکر نہیں کیا گیا۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (المتوفی:310ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّاالْآخِرَۃُ فَإِنَّہَاصِفَۃٌ لِلدَّارِکَمَا قَالَ جَلَّ ثَنَاؤُہُ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَہِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

اس آیت میں لفظ الآخرۃ :الدار کی صفت ہے جس طرح سورۃ العنکبوت کی آیت 64 میں یہ الدار کی صفت ہے۔ اس کے بعد مفسر طبری رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان نقل کیا ہے کہ (وَبِالْآخِرَۃِ ہُمْ یُوْقِنُوْنَ) أَيْ بِالْبَعْثِ وَالْقِیَامَۃِ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِیْزَانِ.

(جامع البیان لطبری، تحت سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ:4)

اس آیت میں آخرت سے مراد دوبارہ اٹھنا، قیامت، جنت، جہنم، حساب و کتاب اور میزان ہے۔

لہٰذا اس آیت کریمہ میں آخرت کا معنیٰ وحی کرنا اور پھر مرزا کی نبوت کو ثابت کرنا قرآنی اسلوب، صحابی کی تفسیر، مفسرین کے اقوال کے سراسر منافی اور تحریف کا ارتکاب ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

شبہ نمبر2:

یٰبَنِی اٰدَمَ اِمَّایَاتِیَنَّکُم رُسُلٌ مِّنکُم یَقُصُّونَ عَلَیکُم اٰیٰتِی فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصلَحَ فَلَاخَوفٌ عَلَیہِم وَلَاہُم یَحزَنُونَ (سورۃ الاعراف، رقم الآیۃ35)

ترجمہ: اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے ہی پیغمبر آجائیں جو میرے احکام تم سے بیان کریں گے تو تم میں سے جو ان کی مخالفت سے بچ گیا اور اعمال کی اصلاح کرلی تو نہ ان پہ کوئی خوف ہوگا نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور اس میں آپ کے بعد آنے والے رسولوں کا ذکر ہے۔ لہٰذا جب تک بنی آدم دنیا میں موجود ہیں اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا۔

جواب نمبر1:

یہ خطاب کب فرمایا؟ اس آیت کے ماقبل سے اور دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا سلام اللہ علیہا کو زمین پہ اتارا تو حضرت آدم علیہ السلام کے دور میں موجود آپ کی بلاواسطہ اولاد سے فرمایا اگر تمہارے پاس رسول آجائیں تو ان کی بات ماننا۔ اس خطاب کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں بڑے بڑے اولوالعزم پیغمبر تشریف لائے اور سب کے آخر میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بن کر مبعوث ہوئے۔ الغرض یہ ماضی کا ایک خطاب تھا جسے قرآن میں نقل کیا گیا نہ کہ حضور کے بعد انبیاء کی آمد کی خبر دی گئی۔ یہ بات بھی قابل غور ہے قرآن مجید میں اللہ تعالی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرنے والوں سے خطاب فرمائیں تو "یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا" سے مخاطب فرماتے ہیں اور جب نہ ماننے والوں سے یا سب سے خطاب فرمائیں تو "یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ" سے خطاب ہوتا ہے نہ کہ "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ" سے اس آیت میں "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ" سے خطاب کیا گیا یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آیت بالا میں حکایت ہے حال ماضیہ کی۔

تنبیہ:

"یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ" کے عموم سے جو حکم ثابت ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے وہ حکم ہوگا یا نہیں؟ اس میں تفصیل ہے۔ اگر وہ احکام منسوخ نہ ہوگئے ہوں تو اس امت کے لئے بھی وہ احکام ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ منسوخ ہوگئے یا کوئی ایسا حکم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس عمومی خطاب میں شمولیت سے مانع ہو تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس میں شامل نہ ہوگی۔ اس کی مزید تفصیل کتب اصول فقہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یا پھر یہ خطاب عالم ارواح میں کیا گیا۔ چنانچہ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (المتوفی: 310ھ) ابو سیار السلمی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں: إِنَّ اللهَ جَعَلَ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ فِيْ كَفِّهِ فَقَالَ (يٰبَنِيٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ) ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الرُّسُلِ فَقَالَ (يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ) ثُمَّ بَثَّهُمْ۔

(جامع البیان لطبری، تحت سورۃ الاعراف، رقم الآیۃ: 35)

ترجمہ: اللہ رب العزت نے سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی تمام اولاد کو اپنے دست قدرت میں لیا اور غیر انبیاء سے فرمایا: (يٰبَنِيٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ... الخ) پھر نظر رحمت رسولوں پر ڈالی تو ان کو فرمایا (يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ ...الخ) اس کے بعد ان سب کو پھیلا دیا۔

الغرض اس آیت میں عالم ارواح کے واقعہ کی حکایت ہے جسے قرآن میں نقل کیا گیا۔

جواب نمبر2:

اگر اس آیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسولوں کے آنے کی خبر ہے تو پھر کئی رسول آنے چاہییں اس لئے کہ "رسل" جمع ہے جبکہ مرزا اور مرزائی صرف غلام احمد کی نبوت کے قائل ہیں۔ حوالہ جات تمہید میں گزر چکے ہیں۔

جواب نمبر3:

بالفرض والمحال اگر یہ آیت اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو مرزا کی نبوت تب بھی ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو خطاب ہے جبکہ مرزا خود کو اولاد آدم ہی نہیں سمجھتا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، خزائن ج21 ص127)

شبہ نمبر3:

وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

(سورۃ الصف، رقم الآیۃ:6)

ترجمہ: جب حضرت عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے سے پہلے والی کتاب توارت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جن کا نام احمد ہو گا۔

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس احمد نامی رسول کی بشارت دی ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

جواب:

اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس رسول کی بشارت دی ان کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام احمد کا تذکرہ احادیث صحیحہ میں موجود ہے جبکہ مرزا کا نام "احمد" نہیں بلکہ "غلام احمد" ہے تو اس میں حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی جا رہی ہے نہ کہ کسی "غلام" کی۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں:

"أَنَا بِشَارَةُ عِيْسٰى"

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، لحافظ ابن حجر، باب رؤیا الصالحین)

ترجمہ: میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

نیز یہ بشارت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے "مِنْ بَعْدِی" کے ساتھ دی تھی اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور رسول بن کر تشریف لائے ہیں تو اس بشارت کا مصداق آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے۔

شبہ نمبر 4:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:1511)

ترجمہ: اگر ابراہیم (بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔

دنیا سے جانے کی وجہ سے حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی نہیں بن سکے ورنہ نبی بننے کا امکان تو تھا۔

جواب:

سنن ابن ماجہ کے اسی باب میں اس حدیث سے قبل امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پاک نقل کی ہے جو قادیانی عقیدہ "اجرائے نبوت" کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔

حدیث یہ ہے اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:1510)

ترجمہ: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو آپ نے دیکھا تھا؟ عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ (ابراہیم) چھوٹی عمر میں انتقال فرما گئے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بننا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابراہیم زندہ رہتے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفیٰ:241ھ) حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت لائے ہیں:

لَوْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ مَا مَاتَ ابْنُهُ إِبْرَاهِيمُ۔

(مسند احمد، رقم الحدیث:19109)

ترجمہ: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم فوت نہ ہوتے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی ان دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ "لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا" کا مطلب یہ ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بننا ہوتا تو آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے۔

وہ اس طرح کہ اگر آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے اور جوانی کی عمر کو پہنچتے لیکن نبوت نہ ملتی تو سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام تو نبی بنے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو نبوت کیوں نہیں ملی؟ اور اگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو نبوت مل جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونے والا امتیازی وصف باقی نہ رہتا۔

گویا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہی اس لئے ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنا تھا۔ اللہ رب العزت کی حکمت بالغہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صاحبزادوں کو بچپن میں وفات ہی اس لئے دی کہ نہ تو آپ کی ختم نبوت پر حرف آئے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت مجروح ہو۔ الغرض حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہی ختم نبوت کی وجہ سے ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں بننا تھا۔

شبہ نمبر5:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهُا قَالَتْ : قُوْلُوْا : خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَلَا تَقُولُوا: لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ۔

(الدر المنثور للسیوطی، تحت سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ:40)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ سیدہ عائشہ کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔

جواب:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پہ مروی حدیث پاک موجود ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِيْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، رقم الحدیث:34994)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد؛ انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں سے آخری نبی کی مسجد ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:911ھ) نے بھی یہ قول ختم نبوت کے دلائل میں پیش کیا ہے۔ لہٰذا اس سے اجرائے نبوت کا نظریہ ثابت کرنا بددیانتی ہے۔

بشرط صحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا درست مطلب وہ ہے جو امام ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:889ھ) نے یوں بیان فرمایا:

وَأَمَّا قَوْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: "قُولُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ" فَإِنَّهَا تَذْهَبُ إِلٰى نُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ قَوْلِهَا، نَاقِضًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"لَا

نَبِيَّ بَعْدِي" لِأَنَّهُ أَرَادَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي، يَنْسَخُ مَا جِئْتُ بِهِ، كَمَا كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ تَبْعَثُ بِالنُّسَخِ، وَأَرَادَتْ هِيَ: "لَا تَقُولُوا إِنَّ الْمَسِيْحَ لَا يَنْزِلُ بَعْدَهُ"

(تاویل مختلف الحدیث لابن قتیبہ ج1ص188 عنوان حدیثان متناقضان)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو یہ مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو پر یوں نہ کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے خلاف نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نیا نبی نہیں آئے گا جو میری شریعت کو منسوخ کر دے جیسا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام گزشتہ شریعت کو منسوخ کرنے کے لیے مبعوث کیے جاتے تھے۔ جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کا مطلب یہ ہے تم یہ نہ کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ آئیں گے (بلکہ وہ آئیں گے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کہنے سے منع فرمانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت سے پہلے یقیناً ہو گا اور "آپ صلی اللہ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں" کے الفاظ سے عوام کو شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نہیں آئیں گے۔ عوام کو اس شبہ اور وہم سے بچانے کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک تعبیر بتائی ہے نہ کہ ختم نبوت کے انکار اور اجرائے نبوت کے اقرار کے لئے کہا ہے۔

شبہ نمبر6:

ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ میں دوبارہ مکہ جا کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا عَمِّ اطْمَئِنَّ فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهِجْرَةِ، كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فِي النُّبُوَّةِ

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، رقم الحدیث:1812)

ترجمہ: چچا جان! آپ اطمینان رکھیں آپ ہجرت کرنے والوں میں سب سے آخری ہیں جس طرح میں انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی ہوں۔

اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خاتم المہاجرین ہونے کے باوجود ہجرت جاری رہ سکتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود نبوت بھی جاری ہو سکتی ہے۔

جواب:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ رہ کر مسلمان ہو چکے تھے لیکن ابھی تک مدینہ منورہ کی طرف ہجرت نہیں کی تھی جب ایک طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا قافلہ لے کر فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو دوسری طرف حضرت

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عباس رضی اللہ عنہ مکہ سے ہجرت کی نیت سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں ملاقات ہوئی اور آپ نے اپنی آنکھوں سے مکہ فتح ہوتے دیکھا۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هَاجَرَ قَبْلَ الْفَتْحِ بِقَلِيْلٍ وَشَهِدَ الْفَتْحَ"

(الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، ترجمۃ عباس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے تھوڑی دیر پہلے ہجرت کی اور آپ فتح مکہ میں حاضر تھے۔

اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے افسوس کا اظہار فرمایا کہ میں تو ہجرت کی فضیلت سے محروم رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تسلی اور ہجرت کے ثواب کی بشارت دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ پریشان نہ ہوں آپ آخری مہاجر ہیں اللہ آپ کو ہجرت کا اجر دیں گے۔ اس لئے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کی نیت سے سفر کرنے والے آخری مہاجر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہی تھے کیونکہ فتح مکہ کے بعد مکہ دارالکفر سے دارالاسلام میں تبدیل ہوگیا اور ہجرت دار الکفر سے دارالاسلام کی طرف کی جاتی ہے۔ تو مکہ مکرمہ سے آخری مہاجر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہوئے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اے چچا! تم آخری مہاجر ہو، تمہارے بعد جو بھی مکہ مکرمہ چھوڑ کر آئے گا اسے مہاجر کا لقب نہیں ملے گا بالکل درست ہے اس کو اجرائے نبوت پہ پیش کرنا سوائے جہالت کے کچھ نہیں۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عقیدہ ختم نبوت پر اکابرین دیوبند رحمہم اللہ کی علمی خدمات

خاتم المحدثین علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1352ھ) کی تصانیف

1. التصریح بما تواتر فی نزول المسیح (عربی / اردو)
2. عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام (عربی / اردو)
3. تحیۃ الاسلام فی حیاۃِ عیسیٰ علیہ السلام (عربی)
4. اِکفار الملحدین (عربی / اردو)
5. دعوتِ حفظِ ایمان... اول (اردو)
6. دعوتِ حفظِ ایمان... دوم (اردو)
7. خاتم النبیین (فارسی / اردو)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1369ھ) کی تصانیف

8. صدائے ایمان (اردو)
9. الشہاب لرجم الخاطف المرتاب (اردو)

مناظر اسلام مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1371ھ) کی تصانیف

10. تحقیق الکفر والایمان (اردو)
11. قادیانی دین... کفر خالص (اردو)
12. الابطال لاستدلال الدجال (اردو)
13. صحیفۃ الحق (اردو)
14. فتحِ قادیان کا مکمل نقشہ جنگ (اردو)
15. قادیان میں قیامت خیز زلزلہ (اردو)
16. صاعقۂ آسمانی بر قادیانی (اردو)
17. مرزا اور مرزائیوں کو دربارِ نبوت سے چیلنج (اردو)
18. قادیانیوں سے ستر سوال (اردو)
19. مرزائیت کا خاتمہ (اردو)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فاتح قادیان مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1385ھ) کی تصانیف

20. نزول عیسیٰ علیہ السلام (اردو)

21. الجواب الفصیح لمنکر حیات المسیح (اردو)

22. نورِ ایمان (اردو)

شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1394ھ) کی تصانیف

23. مسک الختام فی ختم نبوۃ سید الانام (اردو)

24. شرائطِ نبوت (اردو)

25. الاعلام بمعنی الکشف والوحی والالہام (اردو)

26. القول المحکم فی نزول ابن مریم (اردو)

27. لطائف الحکم فی اسرار نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

28. حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام (اردو)

29. اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف (اردو)

30. مسلمان کون اور کافر کون؟ (اردو)

31. مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر مرزائیوں کا بہتان (اردو)

32. دعاوی مرزا (اردو)

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1396ھ) کی تصانیف

33. ختمِ نبوت کامل (اردو)

34. ہدیۃ المہدیین فی آیۃ خاتم النبیین (عربی)

35. الاربعین (عربی)

36. مسیح موعود کی پہچان (عربی، اردو)

37. ایمان وکفر قرآن کی روشنی میں (اردو)

38. دعاوی مرزا

39. عالم الاسلام والقادیانیۃ (عربی)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1397ھ) کی تصانیف

40. مؤقف الامۃ الاسلامیہ من القادیانیۃ (عربی)

41. فتنۂ قادیانیت (اردو)

مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1401ھ) کی تصانیف

42. لاہوری مرزائیوں کے محضر نامے کا جواب (اردو)

علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1403ھ) کی تصانیف

43. اسلام عالمگیر مذہب (اردو)

44. ختم نبوت (اردو)

45. مسئلہ حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام (اردو)

مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:1417ھ) کی تصانیف

46. کفر و اسلام کی حدود اور قادیانیت (اردو)

47. قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟ (اردو)

48. قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ (اردو)

[Website: DifaAhleSunnat.com]